جلد ۴۹/۱۴ ۸ تبوک ۱۳۳۹ھش ۸ ستمبر ۱۹۶۰ء نمبر ۲۰۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۷ ستمبر بوقت ۱/۲ ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے آج نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

کانگو کا داخلی انتظام اقوام متحدہ کے سپرد کر دینے کی تجویز

ملک کے صدر اور وزیر اعظم کی طرف سے ایک دوسرے کو برطرف کرنے کے اعلان کے بعد فریقین کی فوجوں میں شدید جھڑپیں

لیوپولڈول ۷ ستمبر۔ کانگو میں کئی دنوں سے جو خانہ جنگی شروع تھی۔ کل اس نے نازک صورت اختیار کر لی۔ جبکہ مسٹر لومبا نے صدر کانگو مسٹر کاسا دوبو کو غداری کے الزام میں برطرف کرنے کا اعلان کر دیا۔ اور ادھر صدر کانگو نے ایک نشری تقریر میں بتایا کہ میں نے مسٹر لومبا کو وزارت عظمیٰ سے برطرف کر کے ان کی جگہ سینیٹ کے صدر مسٹر جوزف آئیلو کو وزیر اعظم مقرر کر دیا ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق دارالحکومت لیوپولڈول پر مسٹر لومبا کے حامیوں کا قبضہ ہے۔ اور فریقین میں شدید جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ اور قتل و غارت کا بازار گرم ہے — اقوام متحدہ سے موصول شدہ اطلاعات کے مطابق مسٹر ہیمرشولڈ اپنی مشاورتی کمیٹی سے مشورہ کر رہے ہیں۔ تاکہ کانگو میں مقیم اقوام متحدہ کی فوج کو تازہ صورت حال کے پیش نظر ہدایات دی جا سکیں۔ لیوپولڈول میں مقیم اقوام متحدہ کے نمائندوں نے یہ مشورہ دیا ہے کہ اقوام متحدہ کی فوج کو ملک کا داخلی انتظام خود سنبھال لینے کے لئے تیار رہنا چاہئیے۔

احمدیہ مشنریز کلب کا اجلاس

ربوہ — مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۶۰ء بروز اتوار احمدیہ مشنریز کلب کا ہفتہ وار اجلاس مکرم بشارت احمد صاحب بشیر قائم مقام وکیل التبشیر کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مکرم نور الدین صاحب منیر مبلغ مشرقی افریقہ و ایڈیٹر ایسٹ افریقن ٹائمز نیروبی نے ۵۰ منٹ تک "نیشنلزم اور اسلام" کے موضوع پر انگریزی زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ کے بعد مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے "اسلام کا نظریہ وحی" کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ ہر دو موضوعات سے متعلق صاحب صدر کے صدارتی ریمارکس کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

قبل ازیں کلب کا اجلاس مورخہ ۲۸ اگست کو منعقد ہوا جس میں مکرم قریشی مقبول احمد صاحب نے "پردہ اور اس کے فوائد" کے موضوع پر انگریزی میں حاضرین سے خطاب فرمایا۔

شیخ محمد اکبر صاحب صدیقی کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مورخہ ۴ ستمبر کو محترم شیخ محمد اکبر صاحب صدیقی آف حاجی پورہ سیالکوٹ قصور ضلع لاہور میں اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تابوت اسی دن ۸ بجے شب ربوہ لایا گیا اور مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

فوری ضرورت

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

پہلے بھی کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ فضل عمر ہسپتال میں چند اسامیاں خالی ہیں جن کے لئے سٹاف کی ضرورت ہے مگر افسوس ہے کہ دوستوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ اگر جماعت کے دوست اس طرف توجہ نہیں دینگے۔ تو پھر مجبوراً صیغہ ہذا کو دوسرے لوگوں کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ امید ہے دوست اس طرف توجہ فرمائیں گے اور خالی اسامیوں کیلئے جلد از جلد درخواستیں بھجوائیں گے۔

(۱) لیڈی ڈاکٹر کم از کم ایم بی بی ایس ہو۔ تنخواہ انشاء اللہ گورنمنٹ گریڈ کے مطابق حسب قابلیت و تجربہ دی جائیگی (۲) گریڈ فرسٹ تربیت یافتہ نرس۔ تنخواہ گورنمنٹ گریڈ کے مطابق دی جائیگی (۳) اپریشن روم اسسٹنٹ تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ دی جائیگی۔ اپریشن روم کا کام اچھی طرح جاننا ضروری ہے (۴) ریڈیو گرافر کوالیفائڈ تنخواہ حسب قابلیت دی جائیگی (۵) سرجن سپیشلسٹ۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائیگی

درخواست کنندگان اپنی تعلیم اور تجربہ کا ذکر درخواست کے ساتھ شامل کریں۔ درخواستیں چیف میڈیکل آفیسر کے نام آنی ضروری ہیں۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

درس القرآن

سورۂ کہف کے آخری رکوع کی لطیف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۷ء بمقام قادیان

یہ ایک غیر مطبوعہ درس القرآن ہے جسے شعبہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۂ کہف کے آخری رکوع کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں دنیا میں جو تغیرات رونما ہونے والے تھے اور عیسائیوں نے جو ترقیات کرنی تھیں اور ان کا جو انجام ہونا تھا

سورۂ کہف اُن کے ذکر پر مشتمل ہے

اور اس کے خاتمہ پر جو آیات بیان کی گئی ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور اس سورۃ کی ابتدائی آیتوں کو دجالی فتنہ سے محفوظ رہنے کا ذریعہ بتایا ہے۔ بعض روایات میں صرف ابتدائی دس آیات کا ذکر آتا ہے۔ لیکن بعض اور روایات میں ابتدائی دس آیات کے علاوہ اس سورۃ کی آخری آیات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس سورۃ کی ابتدائی اور آخری آیات کو پڑھتا رہے گا وہ

دجالی فتنہ سے محفوظ

رہے گا۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ ان آیات میں جو مضمون بیان کیا گیا ہے وہ دجالی فتنہ کے ازالہ کا موجب ہے۔ چنانچہ یہ جو آخری آیتیں ہیں ان کا مضمون صاف بتاتا ہے کہ ان میں ایک مشرک قوم کا ذکر ہے۔ جو بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دیتی ہے۔ فرماتا ہے افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء انا اعتدنا جھنم للکافرین نزلا۔

شاید سارے قرآن کریم میں یہ آیت اس مضمون کے بیان کرنے میں منفرد ہے کہ کوئی قوم سچے مذہب کو

دلائل کے ذریعہ فتح کرنے

کی نیت رکھتی یا یہ امید رکھتی ہے کہ وہ باطل پر ہوتے ہوئے سچے مذہب کو اپنے دلائل سے فتح کرے گی۔ یہاں جو استفہام ہے وہ انکاری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے افحسب الذین کفروا کیا کافر لوگ (یعنی کفار جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے) اس بات کی امید رکھتے ہیں ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء کہ وہ میرے بندوں کو سچے دین سے منحرف کر کے شرک کی طرف لے جائیں گے۔ یا میرے بندے مجھے چھوڑ کر اپنے لئے بعض اور ولی اور دوست اور آقا تجویز کر لیں گے۔ اس میں ان عیسائی قوموں کے خیالات کی کامل ترجمانی کر دی گئی ہے جو مسیح موعود کے زمانہ میں پیدا ہونے والی تھیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ اس زمانہ میں یعنی

مسیح موعودؑ کی بعثت

کے قریب عیسائیوں کو اس بات کا یقین ہو جائیگا کہ وہ مسلمانوں کو عیسائی بنالیں گے۔ چنانچہ جن لوگوں کو عیسائی تبلیغی مشنوں کے حالات سے ذرا بھر بھی واقفیت ہے وہ جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے عیسائیوں کو مسلمانوں اور اسلامی ممالک کے متعلق یہ پختہ امید ہو چکی تھی کہ وہ عیسائیت میں انہیں شامل کر لیں گے۔ چنانچہ اسلامی ممالک میں بہت کثرت سے عیسائی مشن کھولے گئے۔ اور کئی رسالے اور نہایت اہم رسالے

خالص اسلامی مسائل

کے متعلق شائع کئے گئے۔ اور ان میں اسلام پر بیسیوں نہیں سینکڑوں اعتراضات کئے گئے۔ گویا یورپین مصنفین کے حملے دوسرے مذاہب کی نسبت اسلام پر بہت زیادہ ہونے شروع ہو گئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستان میں رہنے والے پادریوں نے بعض کتابیں ہندوؤں کے متعلق بھی لکھیں مگر وہ تبلیغی کتابیں نہیں تھیں بلکہ تحقیقی کتابیں تھیں۔ وہ ایسی ہی تھیں جیسے تاریخ یا جغرافیہ کی کتابیں ہوتی ہیں۔ لیکن یورپ میں جتنی بڑی بڑی کتابیں تبلیغی رنگ میں لکھی گئی ہیں۔ وہ سب کی سب اسلام کے خلاف ہیں۔ غرض اس زمانہ میں عیسائیوں کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ اسلام کو فتح کر کے مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اسی یقین کا اس آیت میں نقشہ کھینچا اور فرمایا ہے۔ افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء کیا کفار یہ سمجھتے ہیں کہ وہ میرے بندوں کو میرے سوا اولیاء بنالیں گے یعنی یہ گمان کہ وہ شرک کو دنیا میں قائم کر دیں گے بالکل غلط ہے یوں تو

شرک کی تعلیم

دنیا میں ہر زمانہ میں پائی جاتی ہے۔ اور ہر زمانہ میں ہی ایسے لوگ ہوتے رہتے ہیں جنہوں نے بعض لوگوں کو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا لیکن یہاں ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء میں جس امر کا ذکر ہے وہ یہ ہے کہ وہ یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ شرک کو تمام دنیا میں مضبوطی سے قائم کر دیں۔ مگر فرمایا خدا ایسا نہیں ہونے دیگا۔ ورنہ جب سے شرک دنیا میں قائم ہے مشرک لوگ ہمیشہ بعض لوگوں کو اولیاء بناتے چلے آئے ہیں۔ حضرت کرشن علیہ السلام کو بھی خدا کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے۔ حضرت رام چندر کو بھی خدا کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے۔ اسی طرح اور بعض لوگوں کو خدا تعالیٰ کا شریک قرار دیا جاتا ہے۔ پس یہاں یتخذوا عبادی من دونی اولیاء سے مراد شرک کو قائم کر دینا اور مشرکانہ تعلیم پر تمام دنیا کو جمع کر دینے کے ہیں۔ مگر فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ تمام امیدیں مسیح کی الوہیت دنیا میں قائم کر دینے کے متعلق ان کے دلوں میں پائی جاتی ہیں بالکل باطل ہیں اور ہم نے اس کا علاج بھی تیار کیا ہوا ہے۔ انا اعتدنا جھنم للکافرین نزلا۔ ہم نے کفار کے لئے ایک جہنم تیار کر رکھی ہے۔ جو ان کی ساری امیدوں پر پانی پھیر دے گی۔ اور ان کی اس خواہش کو کہ مسیح کی بادشاہت دنیا میں قائم ہو جائے تو ڑ دیگی نزل اس چیز کو کہتے ہیں جو مہمان کے لئے تیار کی جائے

پرانے مفسرین

نے افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء کے یہ معنے کئے ہیں کہ کیا کفار کا یہ گمان ہے کہ وہ مسیح کو یا کسی اور کو میرے مقابلہ میں اپنا ولی بنا کر پیش کر سکیں گے؟ یعنی وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ وہ بندے جنہیں میرا شریک قرار دیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا شریک بننے سے انکار کر دینگے مگر میں نے ان مفسرین سے مختلف معنے کئے ہیں انہوں نے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ وہ مسیح کو یا اللہ تعالیٰ کے کسی اور بندے کو اولیاء بنانا چاہیں گے۔ تو وہ انکار کر دیں گے۔ اور کہیں گے۔ تم مشرک ہو ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر میں نے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ کیا کفار کا یہ گمان ہے کہ وہ ان کو اولیاء بنا کے یعنی ان کی حکومت دنیا میں قائم کر دیں گے۔ گویا میرے معنوں اور مفسرین کے بیان کردہ معنوں میں فرق ہے۔ انا اعتدنا جھنم للکافرین نزلا۔ ہم نے کفار کے لئے مہمان نوازی کے طور پر جہنم تیار کی ہوئی ہے۔ قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا۔ کہہ دے کیا ہم تمہیں ان لوگوں کا حال بتائیں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ یہ بھی

اس زمانہ کا نقشہ

کھینچا گیا ہے۔ اس زمانہ میں چونکہ دنیوی کوششیں انتہا تک پہنچنے والی تھیں اور یورپین قوموں کی طرف سے یہ دعوے ہونے والا تھا کہ ہم دنیا میں سب سے زیادہ محنت کرنے والی اور سب سے زیادہ کام کرنے والی ہیں چنانچہ سائنس کے متعلق بیسیوں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اور ان میں یہ دعوے کیا گیا ہے کہ جس قسم کی تحقیقاتیں اس زمانہ میں ہوتی ہیں۔ اس قسم کی تحقیقاتیں پہلے کبھی نہیں ہوئیں۔ اور جس قسم کی ایجادیں اس زمانہ میں ہوتی ہیں۔ اس قسم کی ایجادیں پہلے کبھی نہیں ہوئیں۔ گویا یورپ نے تہذیب و تمدن کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ اس لئے فرمایا۔ تمہارے نقطۂ نگاہ میں یہ انتہاء درجہ کی ترقی ہے مگر ہمارے نقطۂ نگاہ میں یہ انتہاء درجہ کی ناکامی ہے۔ فرمایا کہ ہم تمہیں ان لوگوں کا حال بتائیں۔ الاخسرین اعمالا جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گرے ہوئے ہیں۔ اور جو کامیابی کے دعوے کرنے کے باوجود دراصل ناکامی کے گڑھے میں پڑے ہوئے ہیں۔ الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا۔ اخسرین اعمالا وہ لوگ ہیں جنکی تمام تر کوشش دنیوی امور کی سرانجام دہی میں لگی ہوئی ہیں۔ اگلے جہان کا انہیں کوئی فکر نہیں۔ ان کی تمام جدوجہد

اُن کی تمام علمی ترقی

اور ان کی تمام تگ و دو محض اس لئے ہے کہ وہ دنیا میں نئی سے نئی ایجادات کریں۔ سائنس میں ترقی کریں کائنات کے اسرار دریافت کریں گویا سب کوششیں ان کی دنیا میں ہی لگی ہوئی ہیں دین کا انہیں کوئی خیال نہیں مگر ایسے آدمی چونکہ دنیا میں ہمیشہ پائے جاتے ہیں اور ہمیشہ لوگوں کا ایک حصہ ایسا ہوتا ہے جن کی تمام کوششیں دنیا کے کاموں میں لگی ہوئی ہوتی ہیں حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے تھے۔ اس لئے سوال ہو سکتا تھا کہ پھر خصوصیت کے ساتھ ان لوگوں کا ذکر کیوں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس آیت کے اگلے حصہ میں اس سوال کا جواب دیتا اور فرماتا ہے۔ وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا۔ کہ

ان لوگوں کی خصوصیت

یہ ہوگی کہ ان کی مذہبی حس ماری ہوئی ہوگی پہلے زمانہ میں لوگ دنیا کے کاموں میں مشغول ہوتے تھے تو ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے تھے کہ گو ہم دُنیا کے کاموں میں مشغول ہیں مگر ہم گنہگار ہیں۔ مگر فرمایا وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ لوگ دنیا کے کاموں میں ہمہ تن مشغول ہوں گے۔ اور پھر کہیں گے وہ بہترین کام کر رہے ہیں مذہب کی طرف توجہ کرنے کو بیوقوفی سمجھا جائے گا۔ اور ایسے شخص کو جو مذہب کی طرف توجہ کریگا نالائق کیا جائیگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانہ میں مذہب کی طرف توجہ کرنے والوں کا لوگوں نے عجیب عجیب نام رکھے ہوئے ہیں۔ ہمیں چونکہ اس قسم کی مجالس میں بیٹھنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ اس لئے ایسے نام سننے میں نہیں آتے مگر آپ رضؓ فرمایا کرتے تھے کہ مذہب کی طرف جو شخص توجہ کرے اسے لوگ "قل اعوذیئے" کہتے ہیں۔ پھر نہ معلوم اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے مگر آپ رضؓ یہ بھی فرماتے کہ دین کی طرف توجہ کرنے والوں کو ہمارے ملک میں "کھڑپئے" بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح ان لوگوں کو "ملانے" کہا جاتا ہے جو مذہب کی طرف توجہ کریں غرض کئی نام انہوں نے اس قسم کے لوگوں کے تجویز کئے ہوئے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ مذہب کے پیچھے چل کر اپنی عمریں ضائع کر رہے ہیں۔ اور جو اصل کام ہے۔ اس میں حصہ نہیں لیتے ہماری جماعت کے دوست بھی جب باہر تبلیغ کے لئے جاتے ہیں تو بسا اوقات لوگ ان سے سوال کرتے ہیں۔

کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے کیا کام کیا

اور جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے کام بتائے جاتے ہیں تو وہ سن کر کہہ دیتے ہیں یہ تو باتیں ہوئیں آپ یہ بتائیے انہوں نے کام کیا کیا۔ پھر اور کام بتائیں تو وہ سن کر کہہ دیتے ہیں یہ تو باتیں ہوئیں آپ بتائیں انہوں نے کام کیا کیا گویا ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے کیا کیا ایجادیں کیں کتنے کارخانے جاری کئے۔ کتنی یونیورسٹیاں بنائیں۔ کتنے لوگوں کو بی اے اور ایم اے بنایا کتنے ملکوں پر قبضہ کیا اور جب یہ نہیں ہوا تو ان کے نزدیک کوئی کام ہی نہیں ہوا۔ فالذین ضل سعیھم فی الحیٰوۃ الدنیا ان کی تمام قوتیں دنیوی کاموں میں ضائع ہو گئی ہیں۔ وھم یحسبون انھم یحسنون صنعاً اور پھر ان کے دل میں یہ احساس تک پیدا نہیں ہوتا کہ وہ کوئی بُرا کام کر رہے ہیں بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہترین کام کر رہے ہیں اولٰئک الذین کفروا بایات ربھم ولقاءہ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا۔ پھر یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان میں

دو۲ عیب پائے جاتے ہیں

گویا اس زمانہ کے دو عظیم الشان عیب ہیں جن کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے ایک کفروا بایات ربھم۔ وہ معجزات کے منکر ہوں گے اور ان کی جگہ اپنے کمالات کے دعوے دار ہوں گے۔ کئی ڈاکٹر اسبات کے پیچھے لگے ہوئے ہوں گے کہ وہ مردوں کو زندہ کریں کئی انسانی حیات کا ماخذ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ اور اگر انہیں اس بات میں کامیابی نہیں ہوگی۔ تو لوہے کے پتلے انسانی شکل میں بنا کر ان میں ایسی کلیں لگا دیں گے جن سے وہ خود بخود تمام کام کریں گے۔ چنانچہ امریکہ میں پہرے کے لئے بعض دفعہ اس قسم کے لوہے کے پتلے کھڑے کر دیتے ہیں۔ انسان جب دروازہ پر پہنچتا ہے تو وہ اسے روک دیتا ہے اور آگے جانے نہیں دیتا۔ حالانکہ وہ لوہے کی مشین ہوتی ہے۔ اسی طرح کئی ہوٹلوں میں اس قسم کی کلیں لگی ہوئی ہوتی ہیں وہ لوہے کے پتلے ہوتے ہیں مگر کپڑے دھوتے ہیں۔ برتن مانجھتے ہیں۔ اور اس طرح کے اور بہت سے کام کرتے ہیں اور اب تو امریکہ میں یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ان میں کچھ عقل بھی پیدا کر دی جائے اور بجلی کے ذریعہ ایسی باریک حس ان میں پیدا کر دی جائے کہ وہ انسانی خیالات اور ارادوں سے متاثر ہو کر ان کے مطابق عمل کریں اور دیکھنے والا یہ سمجھے کہ وہ عقل کے مطابق کام کر رہے ہیں تو کفروا بایات ربھم ایک تو وہ معجزات کے منکر ہوں گے ولقاءہ اور دوسرے قیامت کے منکر ہوں گے گویا

بعث بعد الموت کا انکار

اور معجزات کا انکار اس زمانہ میں بڑی شدت سے ہوگا۔ فحبطت اعمالھم اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے اعمال اوپر نہیں جا سکیں گے کیونکہ جو عمل دنیا کے لئے ہو وہ دنیا میں ہی رہتا ہے حبطت کے متعلق بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب کسی شخص نے کوئی عمل کیا تو پھر وہ ضائع کیوں ہو جائے گا۔ مگر اس اعتراض کی وجہ یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں حبطت کے معنے ضائع ہونے اور گر جانے کے ہیں حالانکہ اس کے یہ معنے نہیں۔ حبطت کے جو معنے ہیں اُن کا پتہ قرآن کریم کے ایک دوسرے مقام سے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ فاطر میں فرماتا ہے۔ من کان یرید العزۃ فللہ العزۃ جمیعا الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ (فاطر ع۲) یعنی جو شخص عزت چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے۔ کیونکہ

تمام عزت خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے

اور تمام پاکیزہ روحیں اسی کی طرف صعود کرتی ہیں۔ اور عمل صالح یعنی ایمان کے مطابق عمل ہی ان کو بلند کرتا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال کے ضائع ہو جانے کے یہ معنے ہیں کہ وہ اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہوتے اور جو عمل اچھا ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے حضور قبول ہو جاتا ہے تو حبطت اعمالھم کے یہ معنے ہیں کہ چونکہ انکے اعمال خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوں گے۔ اس لئے وہ انہیں قبول نہیں کرے گا۔ پھر فرماتا ہے فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا۔ قیامت کے دن ہم ان لوگوں کے لئے کوئی وزن مقرر نہیں کریں گے اس کے یہ معنے نہیں کہ ان لوگوں کے اعمال کی کوئی قیمت تو ہوگی مگر لگائی نہیں جائیگی۔ جیسے بعض پرانے مفسرین کہتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کے اعمال کا وزن تو ہوگا مگر خدا تعالیٰ سزا کے طور پر انہیں کہے گا کہ میں ان اعمال کے بدلہ میں تمہیں کوئی انعام نہیں دیتا۔ دراصل

عربی زبان کا یہ محاورہ ہے

کہتے ہیں ما لفلان عندنا وزن اور وزن کے معنے قدر کے ہوتے ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی ہمارے نزدیک کوئی قدر نہیں۔ یہاں بھی فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا کے یہ معنے ہیں کہ ہماری نگاہ میں ان کے اعمال کی کوئی قدر نہیں کیونکہ وہ اعمال انہوں نے دنیا کے لئے کئے تھے ہمارے لئے نہیں کئے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے کلاً نمد ھٰؤلاء وھٰؤلاء کہ جو شخص دنیا کیلئے کوئی کام کرتا ہے اسے دنیوی نعمتیں مل جاتی ہیں۔ اور جو دین کے لئے کوئی کام کرتا ہے اسے دینی نعمتیں مل جاتی ہیں۔ چونکہ ان کے کام کی غرض صرف دنیوی نعمتوں کا حصول تھا سو وہ نعمتیں میں نے انہیں دیدیں۔ اور جب انہیں اپنے کام کا بدلہ مل گیا تو اب دوبارہ ہم انہیں کس طرح بدلہ دے سکتے ہیں۔ اگر آخرت کے لئے وہ کوئی کام کرتے تو آخرت میں بھی انہیں بدلہ مل جاتا لیکن جب انہوں نے آخرت کے لئے کوئی کام نہیں کیا تو آخرت میں ان کے لئے کوئی بدلہ بھی نہیں۔ ذالک جزاءھم۔ یہ بات جو ہے یعنی کفر بآیات ا ب اور کفر بلقاء یہ باتیں ان کے حبط اعمال کا موجب ہیں اور اسی وجہ سے ان کے اعمال کی ہمارے نزدیک کوئی قدر نہیں ذالک جزاءھم۔ یہ ان کی جزاء ہوگی۔ جہنم یعنی یہی جہنم ہے۔ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ذالک جزاءھم جھنم کے الفاظ مختلف سورتوں میں آتے ہیں اور ہر جگہ اس کے مختلف معنے ہیں۔ اس جگہ میرے نزدیک

زیادہ صحیح معنے یہ ہیں

کہ ذالک یعنی یہ باتیں جو میں نے پہلے بیان کی ہیں اس کے آگے عطفِ بیان ہے اور فرماتا ہے جزاؤھم جھنم اُن کی جزاء سے مراد یہی جہنم ہے۔

اسجگہ وہی مفہوم بیان کیا گیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۂ بقرہ کی ایک آیت کا جو جنت کے متعلق ہے مفہوم بیان فرمایا ہے آپؑ واتوا بہ متشابھا (بقرہ ع۳) کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ جنت کی نعمتیں درحقیقت تمثلات ہیں نماز روزہ اور دوسری عبادتوں کے۔ اور جہنم کیا ہے۔ وہ تمثل ہے کفر بآیات رب اور کفر بلقاء کا۔ تو جہنم بھی ویسی ہی تمثلاتی دنیا ہے جیسے جنت۔ وہاں جو آگ ہوگی وہ کوئلوں اور پتھروں کی نہیں ہوگی بلکہ خدا کی دوری کی آگ ظاہری آگ میں متمثل ہو جائے گی۔ مگر اس کی شکل ضرور ہوگی۔ جیسے انسان کو جب بخار چڑھتا ہے۔ تو وہ یوں محسوس کرتا ہے کہ اسے آگ لگ رہی ہے اور بعض دفعہ ظاہری طور پر بھی اسے شعلے دکھائی دیتے ہیں اسی طرح نزلہ ہو جائے تو انسان بعض دفعہ اسکے اثر سے متاثر ہو کر خواب میں یوں دیکھتا ہے کہ وہ ایک دریا میں ڈوب رہا ہے حالانکہ جب کوئی انسان خواب میں دیکھے کہ وہ آگ میں جل رہا ہے یا دریا میں ڈوب رہا ہے تو اسے اس تکلیف سے کوئی کم تکلیف محسوس نہیں ہوتی جتنی آگ میں جلتا ہوا شخص یا دریا میں ڈوبتا ہوا شخص محسوس کرتا ہے اگر کسی شخص کو ظاہری طور پر آگ میں ڈالا جائے اور اسے صرف یہ رویا دکھائی شروع کر دی جائے کہ وہ آگ میں جھلس رہا ہے اور اس سے

نکلنے کا اسے کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا تو اسے بھی ویسی ہی تکلیف ہوگی جیسے اس شخص کو ہوگی جسے ظاہری طور پر آگ میں ڈالا جائے بلکہ چونکہ وہ جذباتی دنیا ہے۔ اس لئے ممکن ہے وہ ظاہری آگ سے بھی زیادہ دکھ اور تکلیف محسوس کرے۔ ایسے کئی واقعات ہوتے ہیں کہ بعض آدمیوں نے خواب میں کوئی ایسا دہشت ناک نظارہ دیکھا کہ صبح جب ان کی آنکھ کھلی تو اس کے اثر سے اُن کے تمام سیاہ بال سفید ہو چکے تھے۔ اس طرح بعض کی سوتے سوتے جان نکل جاتی ہے۔ کوئی ہیبت ناک نظارہ دیکھتے ہیں اور ڈر کر چیخ مارتے ہیں اور سوئے سوئے مر جاتے ہیں۔ تو بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھ کر تسلی پا لیتے ہیں کہ وہ تمثیلی دنیا ہے۔ اس کے عذاب سے کیا ڈر ہو سکتا ہے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ تمثیلی چیز خیالی چیز نہیں ہوتی۔

تمثیلی دُنیا کے معنے

تمثیل کے معنے یہ ہیں کہ وہ روحانی عالم ہے یہ معنے نہیں کہ وہ خیالی عالم ہے۔ پس جس طرح جنت کے انعامات تمثل ہیں عبادات کا۔ اسی طرح جہنم کے عذاب تمثل ہیں بدکاری۔ خدا سے دوری اور فسق و فجور کا۔ اور یہ آیت اسی مضمون کو واضح کرتی ہے فرماتا ہے ذالک جزاؤھم جھنم یہ اُن کی جزا ہوگی اور ان کی بدیوں اور خدا تعالےٰ سے دوری کا آخری نتیجہ ہوگا۔ ورنہ بدی کی ابتدا کفر بآیات رب اور کفر بلقاء سے نہیں ہوتی۔ بدی کی ابتدا بہت چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہوتی ہے پھر فرماتا ہے یہ جزا انہیں کیوں ملی۔ اس لئے کہ بما کفروا انہوں نے کفر کیا یعنی پہلے چھوٹا کفر کیا اور اس کے بعد اور کفر کیا اور اس کے بعد اور کفر کیا۔ یہاں تک کہ ہوتے ہوتے کفر بآیات ربہم تک نوبت پہنچ گئی گویا الکفر دون کفر کی طرح پہلے انسان ایک کفر کرتا ہے پھر اس کے نتیجہ میں ایک اور کفر کرتا ہے جو پہلے کفر سے بڑا ہوتا ہے۔ پھر اس سے بڑا کفر کرتا ہے۔ پھر اس سے بڑا کفر کرتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کی ہستی اور اس کے معجزات اور اس کی آیات کا ہی انکار کر دیتا ہے۔ یورپ کے ایک مصنف نے اس کا نقشہ

ایک قصہ کے رنگ میں

کھینچا ہے۔ وہ لکھتا ہے ایک شخص نے کسی دوسرے شخص کو قتل کر دیا۔ اور پھر اس کا مال لوٹنے لگ گیا۔ جب وہ مال لوٹ رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ تمثیلی طور پر اس کے سامنے ایک شخص کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے اچھا تم اسے قتل کر کے اب اس کا مال بھی لوٹنے لگ گئے ہو۔ وہ دراصل اس کے خیالات کا اثر تھا جو متمثل ہو کر اس کے سامنے آ گیا۔ کہنے لگا ہاں میں مال لوٹنے لگا ہوں۔ وہ کہنے لگا تمہیں کچھ یاد بھی ہے جب تم نے پہلے پہل فلاں بُرا کام کیا تھا تو اس وقت تمہارے دل کی کیا حالت تھی۔ وہ کہنے لگا اس وقت تو بڑی گھبراہٹ تھی۔ اور میں سمجھتا تھا کہ میں نے بُرا کام کیا ہے۔ اس نے پوچھا پھر وہ کہنے لگا پھر دوسری دفعہ وہی کام کیا تو گھبراہٹ ذرا کم ہوئی۔ تیسری دفعہ کیا تو اور کم ہوئی یہاں تک کہ میری گھبراہٹ بالکل جاتی رہی۔ وہ پوچھنے لگا اچھا تو پھر فلاں جرم جب تم نے پہلے دن کیا تھا تو تمہاری کیا حالت تھی وہ کہنے لگا اس دن بھی مجھے سخت تکلیف ہوئی اور میں نے گھبراہٹ میں سارا دن کاٹا مگر دس بارہ دفعہ جب وہی فعل کیا تو گھبراہٹ جاتی رہی وہ کہنے لگا پس اسی طرح تم بدی میں ترقی کرتے رہے اور ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا گناہ تم سے ہوتا رہا یہاں تک کہ آخری جرم تم سے یہ قتل سرزد ہوا ہے اور یاد رکھو کہ اب یہ بھی کسی اور بڑے جرم کا پیش خیمہ ہے اس نظارے کا اس کی طبیعت پر ایسا اثر ہوا کہ اسی وقت اُٹھ کر اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا اور کہا کہ میں فلاں شخص کا قاتل ہوں اور جب اس سے پوچھا گیا کہ تم نے خود اپنے آپ کو کیوں پیش کر دیا تو اس نے جواب دیا کہ میرا اپنے نفس پر یہ احسان ہوگا اگر میں پھانسی پر چڑھ جاؤں اور پھر اس قتل سے بڑا جرم کرنے سے بچ جاؤں تو انسان پہلے ایک چھوٹا کفر کرتا ہے پھر اس سے بڑا کرتا ہے پھر اس سے بڑا کرتا ہے یہاں تک کہ جب وہ

کفر کی آخری حد

تک پہنچ جاتا ہے تو وہی اسکے جرم کی سزا بن جاتا ہے گویا بُرے کاموں کا جو نتیجہ ہے وہی انسان کے لئے جہنم ہے اگر انسان اپنے افعال پر نادم ہو اور اللہ تعالےٰ سے معافی طلب کرے تو اس کا قصور معاف کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جب کوئی معافی طلب نہیں کرتا تو عالم آخرت میں وہی بُرے افعال اسکے لئے جہنم بن جاتے ہیں واتخذوا آیاتی ورسلی ھزوا بسبب ابتدائی کفر کے اور بوجہ اسکے کہ انہوں نے میری آیات اور میرے رسل کی تخفیف کی ان سے ہنسی مذاق کیا اور ان کی بے قدری کی انہیں یہ سزا دی جائیگی۔ گویا پہلے خدا تعالےٰ کی آیات اور اسکے رسولوں سے ہنسی اور مذاق انسان کا شیوہ ہوتا ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے ان کا کلی انکار کر دیتا ہے

یہاں ایک عجیب نکتہ بیان کیا گیا ہے جو یہ ہے کہ یہ آیت دراصل جواب ہے اولئک الذین کفروا بآیات ربھم ولقاءہ کا چنانچہ اسجگہ کفروا بآیات ربھم کہا تھا اور یہاں کفروا واتخذوا آیاتی میں کفر بآیات کا ذکر کر دیا مگر وہاں ولقاءہ کہا تھا اور یہاں لقاء کی بجائے رسلی کہہ دیا اس میں دو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ رسول بھی چھوٹی قیامت ہوتے ہیں۔ اسی لئے

رسولوں کے زمانہ کا نام

قرآن کریم میں ساعت اور حشر رکھا گیا ہے وہ بھی دنیا کو انذار اور تباہی کی خبریں دیتے ہیں اور ان کے دشمن بھی ان کے مقابلہ میں ہلاک ہوتے ہیں اور پھر جس طرح قیامت کے دن چھوٹے بڑے کئے جائینگے اور کئی بڑے کہلانیوالے چھوٹے کئے جائینگے۔ اسی طرح انبیاء کے زمانہ میں چھوٹے بڑے کئے جاتے ہیں اور بڑے چھوٹے کئے جاتے ہیں اس لحاظ سے انبیاء کی بعثت کو قیامت صغریٰ کہا جاتا ہے پس کفر بلقاءہ کے مقابلہ میں رسل کا ذکر لانے سے اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء ہے کہ رسالت کا انکار بھی اس بڑے لقاء کا انکار ہے جو مرنے کے بعد ہوگا اور جو شخص اس چھوٹے لقاء کو جو دنیا میں ہے تسلیم نہیں کرتا وہ دوسرے لقاء کو بھی جو مرنے کے بعد پیش آئے گا نہیں مانتا دوسرے اسکے یہ معنے ہیں کہ رسولوں پر ایمان لانے کے بغیر کوئی شخص قیامت پر ایمان نہیں لا سکتا گویا رسول اور قیامت ایک ہی چیز ہیں اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ایک دوسرے مقام پر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر (البقرۃ ع ۸) میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ رسولوں کا ذکر نہیں کیا بلکہ قیامت کا ذکر کیا ہے ڈاکٹر عبدالحکیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو اعتراضات کئے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ قرآن کریم کے نزدیک خدا اور یوم آخر پر ایمان لا کر انسان نجات پا سکتا ہے رسولوں پر ایمان لانا ضروری نہیں مگر یہاں اللہ تعالےٰ نے اس اعتراض کو بالکل دور کر دیا ہے اور لقاء کے مقابلہ میں رسل رکھ کر بتا دیا ہے کہ رسل کو لقاء کی جگہ اور لقاء کو رسل کی جگہ رکھا جا سکتا ہے کیونکہ جو شخص قیامت پر ایمان لاتا ہے اسکے لئے یہ امر لازمی ہے کہ وہ رسولوں پر ایمان لائے اور جو رسولوں پر ایمان لاتا ہے اسکے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ قیامت کو مانے۔ گویا یہ دونوں لازم ملزوم چیزیں ہیں ان الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالح بجا لائے انہیں اجر دیا جائے گا۔ یاد رکھو ہمارا ہاں جن باتوں کو نیک عمل کہتے ہیں یا انگریزی میں جنہیں گڈ ورکس کہتے ہیں قرآن کریم انہیں عمل صالح قرار نہیں دیتا سارے قرآن کریم میں شاذونادر کے طور پر شاید کسی ایک مقام پر نیک عمل کے لئے خیر کا لفظ استعمال ہوا ہو تو ہو ورنہ قرآن کریم ہمیشہ عمل صالح کا لفظ استعمال کرتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نیکی وہی ہے جو مطابق حالات ہو اور اگر حالات کے مطابق کوئی عمل نہ ہو تو وہ عمل صالح نہیں کہلائے گا۔ مثلاً اگر لوگوں سے دریافت کیا جائے کہ نیک اعمال کونسے ہیں تو وہ کہیں گے نماز روزہ زکوٰۃ حج اور چندہ وغیرہ حالانکہ قرآن کریم سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ بعض نمازیں بری ہوتی ہیں بعض روزے بُرے ہوتے ہیں اور بعض صدقہ و خیرات انسان کو ثواب پہنچانے کی بجائے اسے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا دیتے ہیں تو معلوم ہوا خالی نماز نیک عمل نہیں اگر خالی نماز نیک عمل ہوتا تو ویل للمصلین کیوں آتا۔۔۔

اور کیوں اللہ تعالیٰ فرماتا کہ بعض نمازیں پڑھنے والے جو دکھانے کیلئے پڑھتے ہیں جو دکھانے کیلئے پڑھتے ہیں جو اسلئے پڑھتے ہیں کہ لوگ انہیں کہیں یہ بڑے متقی ہیں بڑے زاہد اور عابد ہیں ان پر ہماری لعنت ہوتی ہے اسی طرح بعض روزے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا انسان کو مورد بنا دیتے ہیں مثلاً انسان عید کے دن روزہ رکھے تو وہ اسلامی نقطہ نگاہ میں شیطان بن جائیگا یا حج ہے یہ اگر انسان ایسی حالت میں کرے جب اس میں حج کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں یا زکوٰۃ ایسی حالت میں دے جبکہ زکوٰۃ اُس پر فرض نہ ہو تو یہ اعمال صالح نہیں کہلا سکتے۔ عمل صالح وہی نیک عمل ہے۔ جو مطابق حالات اور مناسب موقع ہو اسی لئے خدا تعالےٰ نے بار بار قرآن کریم میں ایمان کے ساتھ عملوا الصّٰلحٰت کا ذکر کیا ہے لوگ غلطی سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ نماز نجات دلا دے گی یا روزہ نجات دلا دیگا یا حج نجات دلا دیگا یا زکوٰۃ نجات دلا دیگی مگر فرمایا یہ صحیح نہیں نماز وہ نجات دلا سکتی ہے جو نماز پڑھنے کے موقع پر پڑھی جائے اگر کسی وقت کفار سے جہاد ہو رہا ہو لڑائی زوروں پر جاری ہو مسلمان مارے جا رہے ہوں کفار بڑھتے آ رہے ہوں اور کوئی شخص مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھنے لگ جائے تو ہم کہیں گے کہ اس کی نماز کوئی نماز نہیں۔ اس وقت جہاد میں کام کرنے کا وقت ہے مصلیٰ پر بیٹھ کر تسبیح پھیرنے کا وقت نہیں اسی طرح اگر کوئی شخص نماز کے وقت نماز نہ پڑھے اور اُسے میں جہاد کے لئے چلا جائے تو ہم کہیں گے وہ نماز سے بچنے کا بہانہ تلاش کر رہا ہے غرض اپنی ذات میں نہ نماز نجات دلا سکتی ہے نہ روزہ نہ حج نہ جہاد بلکہ جو نیک کام بھی موقع و محل کے مطابق ہو وہی انسان کے کام آ سکتا ہے کانت لھم جنّٰت الفردوس نزلا وہ جنت الفردوس میں رہیں گے اور انکی وہاں ویسی ہی عزت و تکریم ہوگی جیسی مہمانوں کی ہوتی ہے۔ خالدین فیھا وہ اس جنت میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے لا یبغون عنھا حولا اور وہ اس کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ یہاں بھی اللہ تعالےٰ نے

یورپین لوگوں پر ایک لطیف

ضرب لگائی ہے وہ اس بات کے مدعی ہیں کہ انہوں نے اپنے ممالک کو جنت بنا دیا ہے۔ اور دوسری قوموں پر وہ ہنسی کرتے اور کہتے ہیں کہ تم نے کیا کیا۔ مگر باوجود اس دعوے کے وہ دوسرے ملکوں میں جاتے اور انہیں فتح کرنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تعالےٰ انکے اس عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جو جنت ہو وہاں سے نکلنے کی کوئی شخص کوشش نہیں کرتا۔ لیکن تمہارا ایک ملک سے دوسرے ملک کو جانا اور ایک ملک کو حاصل کر کے دوسرے ملک کو حاصل کرنے کی خواہش کرنا بتاتا ہے کہ تمہارے اندر کوئی بے چینی ہے کوئی اضطراب ہے اور تم کسی چیز کی تلاش میں پھر رہے ہو جو ابھی تک تمہیں نہیں ملی

تمہارا روزانہ اپنے قانونوں کو بدلنا۔ اپنے ملکوں کو چھوڑ کر اور ملکوں میں چلے جانا بتاتا ہے کہ تمہیں جنت حاصل نہیں بلکہ تم بے چینی اور پریشانی کا شکار ہو بیٹھے

عورتوں کی عادت

ہوتی ہے وہ کمرے کی صفائی کرتی ہیں تو بعض دفعہ بستر جو ایک کونہ میں چارپائی پر لگا ہوا ہوتا ہے اُسے اٹھا کر دوسرے کونہ میں کر دیتی ہیں وہاں کی چیزیں اٹھا کر کسی اور جگہ رکھ دیتی ہیں۔ اور چند دنوں کے بعد پھر اس کو بدل کر کوئی اور طریق اختیار کر لیتی ہیں گویا ان کی تسلی نہیں ہوتی اور ایک خلش سی ہر وقت ان کے سینہ میں باقی رہتی ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے تمہارا قانونوں کو بدلنا ملک میں روزانہ کئی قسم کے تغیرات کرنا حکومت کے اندر مختلف تبدیلیاں کرنا بتاتا ہے کہ ابھی تمہارے دلوں کو امن نہیں۔ لیکن فرماتا ہے۔ ہماری جنت تو وہ ہے۔ جس میں سے کوئی شخص نکلنے کی آرزو نہیں کر سکتا۔

قل لو کان البحر مدادًا
لکلمات ربی لنفد البحر قبل
ان تنفد کلمات ربی ولو
جئنا بمثلہ مددا۔

یہاں اللہ تعالٰے نے یہ بتایا ہے کہ اس زمانہ میں پریس ایجاد ہو جائیں گے۔ کتابوں پر کتابیں شائع ہونی شروع ہو جائینگی اور اپنے کمال کو پہنچ جائیں گے اور یہ دعویٰ کیا جائیگا کہ ہم نے بال کی کھال اتار دی ہے ہم نے نیچر کے راز معلوم کر لئے ہیں۔ ہم نے

کائناتِ عالم کے اسرار

دریافت کر لئے ہیں فرماتا ہے یہ سب جھوٹ ہے بے شک تم نے کتابوں کے لکھنے اور ان کے شائع کرنے میں بڑی روشنائی استعمال کی اور استعمال کر رہے ہو مگر یہ تو کیا چیز ہیں۔ اگر سمندروں کے سمندر بھی سیاہی بن جائیں۔ اور اس سیاہی سے تم کتابیں لکھو اور لکھتے چلے جاؤ تو لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی سمندر ختم ہو جائیں گے۔ مگر نیچر کے اسرار کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں جس قدر کتابیں موجودہ زمانہ میں لکھی جا چکی ہیں۔ اگر ان کی سیاہی کو اکٹھا کیا جائے تو راوی اور بیاس کے برابر دریا اس سے ضرور بہہ نکلے۔ مگر فرمایا۔ یہ تو کچھ چیز نہیں۔ اگر سمندر بھی سیاہی بن جائیں اور تم اس سیاہی سے کتابیں لکھتے چلے جاؤ۔ اور نیچر کے اسرار بیان کرتے چلے جاؤ تو سمندر ختم ہو جائیں گے لیکن نیچر کے اسرار پھر بھی باقی رہیں گے۔ پھر بھی وہ علوم موجود رہیں گے۔ جن تک تمہاری رسائی نہیں ہوتی ہو گی۔ اور اگر ان سمندروں کے ختم ہونے کے بعد اسی طرح کے اور سمندر سیاہی بن جائیں اور پھر ان سے بھی کتابیں لکھی جائیں۔ تب بھی قدرت کے اسرار کبھی ختم نہیں ہو سکتے پس جبکہ وہ علوم جن کے پیچھے تم پڑے ہوئے ہو۔ اُن کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ تو تمہیں ان علوم کے پیچھے پڑنے سے کیا فائدہ ہاں

ایک اور علم ہے

جو انبیاء کے ذریعہ دنیا میں آتا ہے اور گو اس میں بھی ضرورت کے مطابق زیادتی ہوتی رہتی ہے مگر ہر شخص اس میں سے جتنا حصہ چاہے لے سکتا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہوتی ہے کہ انسان اپنے اندر اس کے حصول کی استعداد پیدا کرے دنیا میں تو جب کسی انسان کو ایک کروڑ روپیہ ملتا ہے۔ وہ کہتا ہے دس کروڑ ہو جائے۔ دس کروڑ ملے۔ تو وہ کہتا ہے ایک ارب مل جائے ایک ارب ملے تو دس ارب بلکہ کھرب اور سنکھ تک وہ ان روپوؤں کو لے جانا چاہتا ہے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں ہر انسان اپنے انعامات پر مطمئن ہو گا۔ اور اُس سے اگلا مقام اور اس سے بہتر انعامات اس وقت تک اس کی نگاہ سے مخفی رکھے جائیں گے۔ جب تک خدا یہ فیصلہ نہ کر دے کہ اب یہ اگلے انعامات کا مستحق ہے جب خدا کے نزدیک وہ اگلے انعامات کا اہل ہو گا۔ اللہ تعالٰے اس پر وہ انعامات بھی ظاہر کر دے گا۔ اور جب وہ ان کے پانے کی آرزو کرے گا۔ تو وہ اسے مل جائیں گے گویا حسرت اور افسوس اس کے دل میں کبھی پیدا نہیں ہو گا۔ پس اس دنیا اور اس دنیا کے انعامات میں بہت بڑا فرق ہے یہاں انسان نیچر کے اسرار دریافت کرتا اور پھر اس کے دل میں یہ حسرت ہی رہتی ہے کہ ابھی میں نے کچھ حاصل نہیں کیا۔ مگر جب کسی انسان کو

اللہ تعالٰی کی محبت

حاصل ہو جائے گی اور اس کی جنت اسے مل جائے گی —— تو اس کے دل میں کبھی حسرت پیدا نہیں ہو گی۔ اسے جس قدر انعامات ملیں گے ان پر وہ کلی طور پر مطمئن ہو گا۔ اور اگلے انعامات اس کی نگاہ سے مخفی رکھے جائیں گے۔ مگر جب خدا چاہے گا کہ اگلے انعامات اسے دے تو ان انعامات سے پردہ اٹھا دے گا۔ اور وہ انہیں دیکھ کر ان کے ملنے کی جونہی آرزو کرے گا۔ وہ اسے مل جائیں گے لیکن یہاں انعامات اس وقت بھی نظر آتے ہیں جب انسان یہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ مجھے یہ چیزیں نہیں مل سکتیں اور اسی طرح اس کی زندگی حسرت اور افسوس کرتے ہی گذر جاتی ہے۔

قل انما انا بشرٌ مثلکم

تو ان کو کہہ دے کہ مَیں تمہارے جیسا ایک انسان ہی ہوں یعنی باوجود ان تمام تعلیمات کے جو انجیل سے لاکھوں گنا بڑھ کر ہیں اور باوجود غیب کی ان تمام باتوں کے بیان کرنے کے جن کو کوئی انسان اپنی عقل سے معلوم نہیں کر سکتا اور جن کے مقابلہ میں مسیح کے علوم اور مسیحؑ کی اخبار غیبیہ کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتیں میں ایک انسان ہی ہوں۔ خدا نہیں ہوں۔ تم نے سورۂ کہف کو پڑھا اور تم نے دیکھا کہ اس میں ایسے ایسے علوم بیان کئے گئے ہیں کہ سینکڑوں انجیلیں اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ پس حضرت مسیحؑ سے بہت بڑا معجزہ تمہیں دکھایا گیا ہے۔ مگر پھر بھی مَیں خدا نہیں بن گیا بلکہ بندہ ہی رہا ہوں یوحیٰ الیّ۔ میری طرف ہر وقت یہ وحی ہو رہی ہے کہ انما الٰھکم الٰہٌ واحد تمہارا معبود ایک ہی خدا ہے۔ غرض خدا تعالٰے کے حضور اپنے روحانی مدارج میں مَیں جتنا زیادہ بڑھتا چلا جاتا ہوں۔ اتنے ہی وثوق اور یقین کے ساتھ مجھ پر یہ وحی نازل ہوتی جاتی ہے۔ کہ

تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے

پس تم جن امور کی بناء پر حضرت مسیحؑ کو خدا بنا رہے ہو۔ اگر انہی امور کی بناء پر کسی کو خدا بنانا جائز ہوتا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حقدار تھے۔ کیونکہ انہوں نے ان علوم سے بہت زیادہ علوم دنیا کو سکھائے ہیں جو علوم حضرت مسیحؑ نے اپنے حواریوں کو سکھائے تھے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ ہیں تو پھر تم نے اس شخص کو جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی درجہ میں چھوٹا ہے کیوں خدا بنا رکھا ہے فمن کان یرجو لقاء ربہ۔ پس جو شخص بھی اپنے رب کی محبت حاصل کرنا چاہتا اور اس کی ملاقات کا خواہشمند ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ فلیعمل عملاً صالحًا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا وہ عمل صالح کرے اور خدا تعالٰے کے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دے عیسائی مذہب دراصل

دو اصول پر قائم ہے

ایک تثلیث دوسرے کفارہ۔ تثلیث تو ظاہر ہی ہے کہ وہ ایک نہیں بلکہ تین خداؤں کے قائل ہیں۔ اور کفارہ کی بنیاد اس امر پر ہے۔ کہ شریعت لعنت ہے۔ اور اس کے احکام پر عمل کر کے کوئی شخص نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالٰے نے حضرت مسیح کو دنیا کے گناہوں کے عوض کفارہ کر دیا۔ گویا تثلیث اور کفارہ عیسائیت کے دو بنیادی اصول ہیں۔ اگر کفارہ اور تثلیث کے الفاظ کو ہم اڑا دیں اور اس اصطلاح کی بجائے حقیقت کو لیں تو عیسائیوں کے دو عقائد نظر آتے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا ایک نہیں بلکہ ایک سے زائد ہیں اور دوسرے یہ کہ

شریعت کے احکام پر عمل

کرنا لعنت ہے چونکہ یہ سورۃ عیسائیوں کے ذکر پر ہی مشتمل تھی۔ اسی لئے اس کے آخر میں اللہ تعالٰے نے عیسائیوں کے ان دونوں عقائد کا ذکر کر دیا اور فرمایا۔ تم تو یہ کہتے ہو کہ توحید پر ایمان نہ لانا اور شریعت پر عمل نہ کرنا نجات کے لئے ضروری ہے مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں اور تم میں سے جسے بھی اللہ تعالٰے کی ملاقات کی خواہش اور آرزو ہے اسے چاہیئے کہ ان دونوں عقائد کو ترک کر دے فلیعمل عملاً صالحًا وہ شریعت کو لعنت قرار نہ دے بلکہ اس کو اللہ تعالٰے کی رحمتوں میں سے ایک رحمت سمجھے اور وہ نیک اعمال بجا لائے جو موقع و محل کے لحاظ سے مناسب ہوں ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا۔ اور خدا تعالٰے کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ تثلیث اور کفارے کو چھوڑ دے کہ یہ سب تحریفات ہیں جو بعد میں عیسائی مذہب میں ہوئیں۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا اور تم اسی تثلیث اور کفارہ کے پھندے میں پھنسے رہے تو یاد رکھو تمہیں کبھی نجات نہیں ملے گی۔

دعوتِ ولیمہ

مکرم بابو محمد بخش صاحب محلہ دار النصر شرقی ربوہ نے مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۶۰ء بروز دوشنبہ اپنے صاحبزادے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم۔ اے لیکچرار ریاضی تعلیم الاسلام کالج کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ چوہدری حمید اللہ صاحب کی شادی رضیہ خانم صاحبہ بنت مکرم عبدالجبار خانصاحب آف سرگودہا کے ہمراہ مورخہ ۴ ستمبر کو ہوئی ہے۔ دعوت ولیمہ میں ممبران اسٹاف تعلیم الاسلام کالج اور بعض دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج اور مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے اجتماعی دعا کرائی —— احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالٰے اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین ——

نتیجہ امتحان "ہمارا رسولؐ"

زیر اہتمام شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۳

کراچی

نام	نمبر حاصل کردہ
حلقہ جیکب لائنز	
محمد اکبر خاں ولد فیض عالم صاحب	۳۵/۵۰
صفی اللہ	۳۶
میر انعام اللہ	۴۲
محمد ہاشم سعید	۴۰
میر رضاء اللہ	۳۲
میر محمود اللہ	۳۱
مبارک احمد تعلق	۳۹
حلقہ مارٹن روڈ	
بسیم احمد	۳۹
محمد یحییٰ خان	۴۴
منظور	۳۰
منظور الدین احمد	۲۶
نعیم احمد	۲۸
حبیب الرحمٰن	۴۰
ناصر محمود	۲۸
عبد الرزاق	۲۶
حلقہ رام سوامی	
ماجد احمد	۳۵
مقصود احمد	۲۹
سلیمان	۳۲
ندیم احمد	۲۴
نعیم احمد	۳۰
شاہد احمد	۳۱
داؤد احمد	۳۴
مبارک احمد	۲۴
حلقہ ناظم آباد	
شوکت جاوید	۲۱
حلقہ سوسائٹی	
میر احمد شریف وڑائچ	۳۳
منیر احمد " "	۳۲
مبشر حسن پوری	۲۵
حلقہ گولیمار	
شوکت امین	۲۹
شمس داؤد	۳۸
حلقہ لارنس روڈ	
عبد الباسط	۲۹
عبد المجیب	۳۶
حلقہ ماڑی پور	
ملک پرویز احمد	۳۸
جاوید احمد	۲۸
حلقہ سعید منزل	
معین الدین عباسی	۲۸

نام	نمبر حاصل کردہ
شیخ بشیر الرحمٰن	۳۹
افتخار احمد قریشی	۲۱
شیخ نعیم الرحمٰن	۲۸
حلقہ فیڈرل ایریا	
ادریس احمد	۲۱
مبارک احمد	۲۰
جمیل احمد	۳۵
حمید احمد ملک	۳۹
گلزار احمد	۲۸
افتخار احمد	۲۶
رفیق احمد	۲۷
حلقہ صدر	
حنیف احمد	۲۱
منٹگمری	
اعجاز الدین	۳۸
برکات احمد	۲۸
نصیر احمد	۳۴
محمد حنیف	۴۱
مبارک احمد	۴۲
محمد لطیف	۴۴
زاہد منظور خالد	۳۴
حمید احمد خاں	۴۰
لطف الرحمٰن	۳۸
سرور احمد	۳۷
منور احمد	۲۷
محمد امجد زاہد	۳۶
حمید الرحمٰن	۲۰
محمد افضل	۳۶
سکھر	
لطیف احمد	۴۲
رفیق احمد	۲۰
گوہیکی ضلع گجرات	
پیر خلیل احمد	۳۳
شادیوال	
محمد شریف انجم	۳۵
بہاول پور	
رشید احمد ناصر	۳۴
رانا محمد سعید خالد	۴۳
نور احمد	۳۰
محمد مجیب اللہ	۳۳
کرتو ضلع شیخوپورہ	
مبشر سعید	۲۷
ارشد علی	۳۴
عبد الکریم قدوسی	۳۸
محمد انور چیمہ	۳۳
محمود آباد اسٹیٹ	
محمد اسلم	۳۴
رشید احمد	۴۲
شاہد حسین	۳۴
پرویز احمد	۴۲
فلاح الدین	۳۴
صباح الدین نسیم	۳۸
ناصر آباد اسٹیٹ	
عبد المومن	۳۶
رفیق احمد	۲۸
محمد احمد	۴۵

(مہتمم اطفال)

کنڈور (بھارت) میں جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب

کنڈور ضلع ورنگل علاقہ آندھرا پردیش میں ایک بستی ہے۔ جہاں صرف تلنگی زبان بولی جاتی ہے۔ خاکسار کے حالیہ دورہ میں مکرم سید حسین صاحب احمدی مدرس نے تمام مقامی ہندوؤں میں تحریک کر کے مورخہ ۱۹؍۶ کو پنچائت کے صدر صاحب کے مکان کے کشادہ صحن میں جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب کا انتظام کروایا۔ تقریباً ساری بستی کے تعلیم یافتہ افراد سید صاحب کے شاگرد ہیں۔ اور سید صاحب کو اس بستی میں ۲۳ سال بطور مدرس کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ جس کی بدولت ان کے سب شاگرد اردو سے بھی تھوڑے واقف ہیں۔ حالانکہ اس علاقہ میں اب اردو کی بجائے تلنگی سکولوں میں سکھائی جاتی ہے اور اردو تعلیم کئی برس سے بند کی جا چکی ہے۔ اس جلسہ کے انعقاد کا پہلے سے اعلان کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ علاوہ احمدی احباب کے کثیر تعداد میں تعلیم یافتہ ہندو معززین جلسہ میں شریک ہوئے۔

پہلے احمدی بچوں نے نظم احمد خوش الحانی سے سنایا۔ پھر سید صاحب موصوف نے سیرت پیشوایان مذاہب کے موضوع پر اخبار "بدر" سے ایک مضمون سنا کر سامعین کو محظوظ فرمایا۔

آخر میں خاکسار نے ایسے جلسوں کی غرض و غایت اور جماعت احمدیہ کی پیشوایان مذاہب کے بارہ میں امتیازی تعلیم کا ذکر کیا۔ حاضرین نے ہمہ تن گوش ہو کر تقاریر کو سنا اور بعد میں خوشکن تاثرات کا اظہار کیا۔ بعض نوجوانوں نے سوالات کی خواہش کی۔ جنہیں موقع دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے سینہ کو حق کے قبول کرنے کے لئے کھول دے تا یہ قوم بھی آسمانی برکتوں سے حصہ پا سکے۔ آمین اللھم آمین

(حکیم محمد دین علی عنہ مبلغ انچارج سلسلہ عالیہ احمدیہ علاقہ آندھرا پردیش مقیم حیدرآباد دکن)

درخواستہائے دعا

(۱) عزیزی ظفر محمود چیمہ جنرل سیکرٹری مجلس اطفال راولپنڈی بیمار ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل شفا دے۔ (ریاض احمد ناظم اطفال راولپنڈی)

(۲) میں آجکل مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات دور فرمائے آمین۔ (عبد السمیع ای۔ ایم۔ ای سنٹر کوئٹہ)

(۳) خاکسار کا لڑکا عزیز طاہر احمد بوجہ ٹائیفائیڈ بہت بیمار ہے۔ احباب سے عزیز کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نور احمد از ڈسکہ)

(۴) خاکسار اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے ڈیڑھ سال کے لئے امریکہ جا رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ کامیابی کے بعد بخیر و عافیت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد افضل۔ پرنسپل گورنمنٹ کالج مانسہرہ)

(۵) میرے عزیز دوست محمد مراد صاحب کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز میری کمر میں بھی اکثر درد رہتا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے کامل شفایابی کی درخواست دعا ہے۔ (بشیر الدین کمال قائد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور)

(۶) احمد بخش خانصاحب ہیڈ کنسٹیبل ڈیرہ غازیخان کی ایک آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے ان کی بینائی کی بحالی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (علی محمد سابق ٹیچر میونسپل بورڈ ملتان)

(۷) میرا لڑکا مبشر احمد بعارضہ بخار عرصہ چار ماہ سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (بشیر احمد گرمولا چک نمبر ۱۶۹ ضلع شیخوپورہ)

ترکِ حقہ نوشی

میرے برادر اکبر چوہدری ناظر علی خانصاحب سابق نمبردار کھوکھر تحصیل بٹالہ نے اپنے اخلاص کے ماتحت حقہ پینا چھوڑ دیا ہے احباب جماعت مزید ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد علی خاں قائد خدام الاحمدیہ چک نمبر ۶۰ کھیم سنگھ والہ ضلع لائلپور)

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع (منعقدہ ۲۸-۲۹-۳۰ ؍اکتوبر) میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہوگی۔

قائد عمومی
انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۵۷۶۲ میں رحیم بی بی زوجہ محمد اسماعیل قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر اڑتالیس ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروز والہ ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر پانچصد روپیہ زیور اس وقت کوئی نہیں۔ میں اپنے حق مہر مبلغ پانچصد روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط راقم الحروف محمد اسماعیل کاتب خاوند موصیہ ۶/۲۱

الامۃ رحیم بی بی بقلم خود

گواہ شد محمد اسماعیل کاتب خاوند موصیہ

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

مورخہ ۶/۲۱

نمبر ۱۵۷۸۹ میں فاطمہ بی بی زوجہ جمال دین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوشہرہ ورکاں ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر مبلغ تین صد روپیہ ہے جو کہ میں خاوند سے وصول کرکے خرچ کرچکی ہوں۔ اس کے باوجود میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف محمد اشرف واقف زندگی معلم جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

الامۃ فاطمہ بی بی بقلم خود ۶/۲۳

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

مورخہ ۶/۲۳

گواہ شد محمد اشرف معلم جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ ۶۰/۶/۲۳

نمبر ۱۵۷۹۶ میں مستری اللہ یار ولد محمد یار قوم اعوان پیشہ ترکھان عمر تقریباً ۴۵ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۵۲ء ساکن پنجند حال فورٹ سنڈیمن ڈاک خانہ فورٹ سنڈیمن ضلع فورٹ سنڈیمن صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ ماہ ستمبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ یکصد بیس ۱۲۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ (۱/۱۰) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط المرقوم بتاریخ ۲۶ ماہ ستمبر ۱۹۵۹ء

العبد Allayar اللہ یار

مورخہ ۲۶/۹/۵۹

گواہ شد محمد سعید انسپکٹر بیت المال حال فورٹ سنڈیمن ۲۶/۹/۵۹

گواہ شد ملک محمد خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فورٹ سنڈیمن۔

دعائے نعم البدل

مورخہ ۲۰ ستمبر مولوی عبدالحق صاحب ٹیچر ڈی بی ہائی سکول چک ۲۵۷ ج ب رام دیوالی ضلع لائلپور کے ہاں فرزند پیدا ہوا جو افسوس ہے کہ پچھلے پہر وفات پاگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب کرام اور بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(عطاء اللہ دفتر وکالت مال تحریک جدید)

حب اکسیر اعظم

اٹھرا کی سب سے پہلی دوا

فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل کورس گیارہ تولہ -/۱۲/۱۳ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ

ہومیوپیتھی کے ڈپلومہ ایم۔ بی۔ ایچ اور سرٹیفکیٹ آف پرافیشنسی کے امتحانات

"سنٹرل ہومیوپیتھک انسٹی ٹیوٹ ربوہ" کے زیر انتظام ایم۔ بی۔ ایچ کے ڈپلومہ اور "سرٹیفکیٹ آف پرافیشنسی" کے پرائیویٹ امتحانات انشاء اللہ ہر چھ مہینے کے بعد (دسمبر اور جون میں) منعقد ہوا کریں گے۔ ایم۔ بی۔ ایچ کے امتحان کا کورس مندرجہ ذیل کتب (اردو) پر مشتمل ہے۔

۱۔ ہومیوپیتھی کی پہلی کتاب -/-/۳ ۲۔ کینٹ ہومیوپیتھک گائیڈ -/-/۵
۳۔ کینٹ ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا -/-/۵ ۴۔ ہومیوپیتھی کے راز -/-/۵

یہ پورا سیٹ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ سے بذریعہ ڈاک -/۱۴/۱۹ میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔ "سرٹیفکیٹ آف پرافیشنسی" کے امتحان کا کورس صرف پہلی تین کتب (ہومیوپیتھی کے راز کے علاوہ) پر مشتمل ہے اور بذریعہ ڈاک -/۶/۱۴ میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ:۔ ایم۔ بی۔ ایچ کے امتحان میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک، مولوی فاضل، منشی فاضل۔ ادیب فاضل یا سینیئر کیمبرج پاس ہونا ضروری ہے۔ اس سے کم تعلیم رکھنے والے احباب صرف "سرٹیفکیٹ آف پرافیشنسی" کے امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں۔ والسلام

خاکسار ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر ہومیو
انچارج سنٹرل ہومیوپیتھک انسٹی ٹیوٹ فضل منزل ربوہ

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سائے تلے
حشر تک سونا پڑیگا خاک کے سائے تلے

آپ جیسے اہل دانش اور صاحب علم اس حقیقت سے واقف ہیں کہ انسان کی سب سے زیادہ قوت غور و فکر۔ کثرت مطالعہ اور دماغی محنت سے ضائع ہوتی ہے جسکے نتیجہ میں قبل از وقت اعصاب کمزور۔ بال سفید ہاضمہ خراب، دائمی قبض اور بینائی میں فرق آجاتا ہے۔ بلکہ جوانی میں ہی بڑھاپا نظر آتا ہے اور انسان اپنی طبعی عمر نہیں پا سکتا۔ اگر آپ اپنی کھوئی ہوئی طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہماری کامیاب جلگلے پیڑا استعمال کریں پہلی گولی ہی سارے دن کی کوفت دور کر دیتی ہے طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی اور کھوئی ہوئی طاقت عود کر آتی ہے۔ ہاضمہ درست قبض دور اور کھانا پوری طرح ہضم ہوتا اور جزو بدن بنتا ہے۔ (نوٹ) لوکل سیل شفا میڈیکل ہال ربوہ) قیمت فی شیشی پچاس گولی -/-/۵ روپے۔

دواخانہ دارالامان ربوہ

صنعتکاروں کے لئے نادر موقع

اپنی مصنوعات کی کراچی میں فروخت کے لئے ہم سے رجوع کریں ہمارے پاس تربیت یافتہ سیلز مینوں کا عملہ، گودام، ڈیلیوری وین اور بینک کی تمام سہولتیں موجود ہیں نیز ہر قسم کا کراچی سے مال خریدنے سے پیشتر ہم سے نرخنامہ طلب کر کے اپنے روپیہ اور وقت کی قدر کریں۔

انوار اللہ انصاری مالک فرم مرکز تجارت
نزد نیرنگ سینما لالہ زار
کراچی ۱۹

امریکن سوپ فیکٹری گوجرانوالہ کا مشہور تحفہ

صابن پھول مارکہ اور پری مارکہ صابن جو کہ ہر قسم کے کپڑے دھونے اور نہانے کیلئے بہترین ثابت ہو چکا ہے آپ بھی ایک بار خرید کر استعمال کریں اور فائدہ اٹھائیں!

ربوہ کے احباب ہمارے ایجنٹ لاہور ہاؤس غلہ منڈی ربوہ سے خرید فرمائیں!

المشتہر:۔ چوہدری فضل الدین ولد چوہدری حاکم الدین مرحوم (از قادیان)

امریکن سوپ فیکٹری گوجرانوالہ

زرعی زمین برائے فروخت

ایک قطعہ زمین سوا ایکڑ سے کچھ زیادہ۔ مٹھہ ٹوانہ سٹیشن سے تین میل۔ پکی سڑک سے پون میل۔ دونوں طرف نہر۔ قیمت پانچصد روپیہ ایکڑ نقد۔ رقبہ اکٹھا فروخت ہوگا۔

سید عبدالغنی شاہ مختار عام۔ میاں محمد احمد خان۔ معرفت سٹیشن ماسٹر صاحب مٹھہ ٹوانہ

ضروری اعلان

بل ماہ اگست سنہ ۱۹۶۰ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں ارسال کر دیئے گئے ہیں، مہربانی کر کے ان بلوں کی رقوم ۱۰ ستمبر ۶۰ء تک ضرور ارسال کر دی جائیں۔ بعض ایجنٹ صاحبان بلوں اور بقایا کی ادائیگی میں بار بار توجہ دلانے کے باوجود بہت تساہل برت رہے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۱۰ ستمبر ۶۰ء تک رقوم وصول نہ ہوئیں تو دفتر ہذا ان کے بنڈل کی ترسیل روکنے پر مجبور ہوگا۔

(مینجر الفضل)

خوبصورتی

چہرہ اسی وقت خوبصورت ہو سکتا ہے جبکہ آنکھیں خوبصورت ہوں اور اگر آنکھیں ہی مبتلا مرض ہوں تو خوبصورتی کہاں باقی رہتی ہے اپنی آنکھوں کی حفاظت کیجئے اور اپنے چہرہ کو خوبصورت رکھنے کے لئے ہمیشہ

"نور کاجل"

استعمال کیجئے جس سے آنکھیں تندرست بھی رہتی ہیں اور خوبصورت بھی۔

تیار کردہ:۔ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

جامِ صحت

ضعف جگر۔ ضعف طحال۔ ضعف معدہ۔ ضعف امعا کو دور کر کے ان اعضاء کو طاقتور کرتا ہے بڑھے ہوئے جگر، طحال اور پیٹ کو اپنی اصلی حالت پر لاتا ہے۔ گرانی شکم۔ قبض، ملیریا کیلئے نہایت مفید ہے یرقان۔ چہرہ کا زرد رہنا یا چھائیاں پڑ جانا بدن کی خارش کے لئے مجرب ہے سانس پھولنا، کمی خون جنسی کمزوری۔ عورتوں کے ضعف رحم ماہواری کی کمی بانجھ پن کو بھی دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی -/۸/۳

احمدیہ دواخانہ متصل پکا پرائمری سکول دارالرحمت شرقی

پیامِ نور

تلی اور جگر کا بڑھ جانا۔ بخار، ضعف جگر۔ دائمی قبض۔ خرابی خون۔ پھوڑا پھنسی۔ تھم چھائیں۔ درد کمر۔ جوڑوں کا درد۔ ریحی درد۔ دل کی دھڑکن۔ کثرت پیشاب کو دور کر کے اعصاب کو طاقت دیتا ہے اور قوت بخشتا ہے۔

قیمت فی بوتل ۴ روپے علاوہ محصولڈاک و پیکنگ

فہرست ادویہ مفت طلب کریں!

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ